۱۵۵۵

۱۲ بارہ پھاٹک

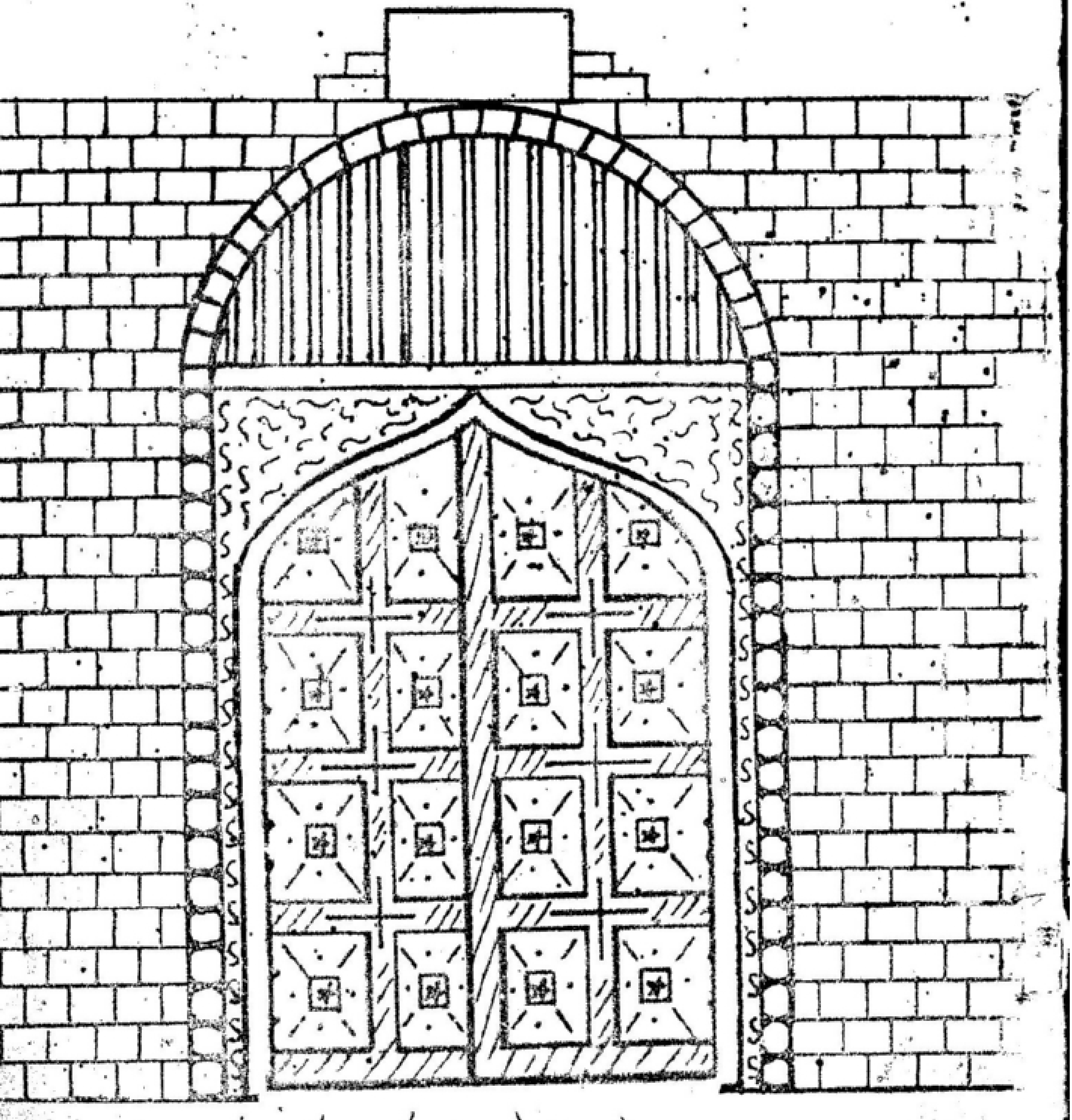

اِقبال نثار

پرنسپل گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

بارہ پھاٹک

(پروفیسر اقبال نثار پرنسپل گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ)

جیسا کہ کلام مقدس میں صاف مندرج ہے نحمیاہ ارتخششتا بادشاہ کا ساقی تھا۔ نحمیاہ کے دل میں بگڑے اور اُجڑے ہوئے یروشلیم کو تعمیر کرنے کی بڑی خواہش تھی۔ جب بادشاہ نے اس کے چہرے کی اداسی کی وجہ پوچھی تو نحمیاہ نے جواب دیا کہ اُس کے چہرے کی اُداسی کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہر جہاں میرے باپ دادا کی قبریں ہیں اُجاڑ پڑا ہے اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں۔ چونکہ بادشاہ پہلے جان چکا تھا کہ نحمیاہ کے چہرے کی اُداسی کسی بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ دِل کے غم کے باعث تھی۔ بادشاہ نے از راہِ کرم اپنے ساقی کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے نہ صرف اُسے اجازت بخشی بلکہ ہر ممکن مدد دی۔ تاکہ نحمیاہ یروشلیم میں جا کر آگ سے جلے ہوئے پھاٹکوں کو از سرِ نو تعمیر کر سکے۔ جو کچھ نحمیاہ نے کیا اور جس مخالفت کا اس نے جوانمردی سے مقابلہ کیا اس کا ذکر نحمیاہ کی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ زیرِ نظر مضمون کا تعلق نحمیاہ کے بارہ پھاٹکوں سے ہے۔ یسعیاہ نبی ہمیں ہدایت کرتا ہے۔ (یسعیاہ ۶۲:۱۰)

"گذر جاؤ . . . پھاٹکوں میں سے گذر جاؤ"۔

نحمیاہ کی بحالی کے کام کو دیکھ کر ہمیں وہی کچھ کرنا ہے۔ قدیم شہر اپنے محلِ وقوع کے باعث نہایت خوبصورت تھا۔ شہر چاروں طرف دیواروں سے گھرا ہوا تھا۔ شہر کے اندر داخل ہونے کے لئے بارہ پھاٹک تھے۔ یہ بارہ پھاٹک یروشلیم کے بارہ دروازوں سے موافقت رکھتے ہیں۔ (مکاشفہ ۲۱:۲۲) شہر کے یہ بارہ پھاٹک کاروبار، فوجداری مقدمات اور عام گفتگو کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ یہ پھاٹک شہری زندگی کے مراکز تھے۔ ان پھاٹکوں کے ارد گرد بازار اور منڈیاں تھیں۔ اور ان منڈیوں میں جو خاص چیزیں بکا کرتی تھیں ان کے نام سے یہ پھاٹک موسوم کئے جاتے تھے۔ ان پھاٹکوں پر قانونی کارروائی اور قانونی چارہ جوئی کی جاتی تھی۔ نبی اور مذہبی راہنما ان پھاٹکوں پر پیغامِ خداوندی پیش کیا کرتے تھے۔ یہ پھاٹک نوجوانوں کیلئے گپیں ہانکنے اور عام اجتماع

کے لئے بھی بہت مشہور ہو گئے تھے۔

جب شہر کی دوشیزائیں اور خواتین پانی بھرنے اور تفریح طبع کیلئے کنوؤں پر جایا کرتی تھیں تو نوجوان ان پھاٹکوں پر بیٹھ کر کہانیاں سنا کرتے اور راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے تھے۔ قوم کی نافرمانی اس کے درودیوار اور ہیکل کی بربادی کا سبب بنی۔ قوم غلام اور اسیر بن گئی۔ اسیری سے آزادی کے بعد عزرا کو اختیار ملا کہ وہ از سرِ نو ہیکل کو تعمیر کرے۔ نحمیاہ کا کام شہر کی دیواروں اور پھاٹکوں کو مرمت کرنا تھا۔ نحمیاہ کے دیواروں کو مرمت کرنے اور اس کام سے جو اس نے کیا چند روحانی اسباق اخذ ہوتے ہیں۔ ہم اس محب الوطن کی پیروی کریں۔ جو ایک پھاٹک سے دوسرے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ اور اپنے کام کو مکمل کرنے میں کامیاب ہوا۔

۱۔ بھیڑ پھاٹک ۔ (۳ : ۱)

اِس میں کوئی شک نہیں کہ پھاٹک کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قربانی کی بھیڑیں اس پھاٹک میں سے گذاری جاتی تھیں۔ (۳ : ۱) اس پھاٹک کے پاس ایک حوض تھا جہاں بھیڑوں کو ذبح کرنے سے پہلے دھویا جاتا تھا۔ یوحنا ۵ : ۲۔ روحانی مسافرت میں ہر ایک کو اِس پھاٹک سے اپنا سفر شروع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے اس عظیم حقیقت کی ایک مسلسل گواہی ملتی ہے کہ "بغیر خون بہائے نہ تو کوئی معافی ہے اور نہ ہی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔" مسیح ذبح ہونے والے برّہ کی طرح لے جایا گیا۔ وہ برّہ بھی تھا اور چرواہا بھی۔ اس کی شخصیت اور اس کا کام نجات اور حقیقی بحالی کا ابتدائی مرحلہ اور منزل ہے۔ سارا چکر ختم کرنے کے بعد نحمیاہ نے وہاں کام ختم کیا۔ جہاں سے اُس نے شروع کیا تھا۔ یعنی بھیڑ پھاٹک پر۔ (۳ : ۳۲)

مسیح بلکہ مسیح مصلوب تمام قوموں کی ابتدا اور انتہا ہے۔ وہ اول و آخر ہے۔ وہ الفا اور اومیگا ہے۔ موڈی کہا کرتا تھا کہ "وہ روحیں ہمیشہ اس عبادتگاہ میں بچائی جاتی ہیں جہاں یسوع کے خون کی منادی کی جاتی ہے۔"

جب ہم اس ہی سے شروع کرتے ہیں اور اس کو جلال میں دیکھتے ہیں تو وہ ایسے نظر آئیگا جیسے برّہ جو بنای عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا۔ بھیڑ پھاٹک اس بات کی بھی یادگار ہے کہ کھوئی ہوئی

اور گمشدہ بھیڑ کی حیثیت سے ہماری ضرورت کیا ہے۔ یہ وہ تنگ دروازہ ہے جس میں سے ہر ایک کو گذرنا ہے تاکہ وہ جلالی شہر میں داخل ہو سکے۔ ممکن ہے کہ کوئی اس بات کا اقرار کرنے میں شرم محسوس کرے کہ وہ احمق اور کھوئی ہوئی بھیڑ کی مانند ہے لیکن ہمیں یہاں ہی سے شروع کرنا ہوگا یہی وہ جگہ ہے جہاں سے خدا نے شروع کیا۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص گرجا گھر کے دروازے سے داخل ہو لیکن وہ بھیڑ پھاٹک سے داخل نہ ہو۔

کلام اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کاہن اس پھاٹک کی تقدیس کیا کرتے تھے۔ اس لئے نحمیاہ کے کارندے اپنے کام کے شروع میں ہی نحمیاہ کے کام اور خدمت کی تقدیس کو اپنے ذہنوں میں رکھے ہوئے تھے۔ خدا کی حضوری ہیکل میں تھی۔ اس لئے لوگ الہٰی قوت کے لباس سے ملبس ہو ہو کر ہر ایک راستے کو صاف کرتے تھے جو ہیکل تک لے جاتا تھا۔ ہم کہاں سے شروع کرتے ہیں؟ یہ ہماری مسیحی زندگی کا امتحان ہے۔ اگر ہم برہ سے شروع نہیں کرتے یعنی اگر ہم اس کے خون سے دھل کر پاک صاف ہونے کا تجربہ نہیں رکھتے تو ہماری ابتدا ادھوری اور نامکمل ہے اور ہم اس نادان کی مانند ہیں جس نے عالیشان محل تیار کرنے کے لئے ریت پر بنیاد رکھی۔ بھیڑ پھاٹک ہماری منزل کے لئے پہلا قدم اور پہلا پڑاؤ ہے۔

یہ خداوند یسوع مسیح یعنی خدا کے ذبح کئے ہوئے برہ کے بہائے خون کا مقام ہے جہاں سے ہمیں اپنی مسافرت کو شروع کرنا ہے۔

۲۔ مچھلی پھاٹک (۳:۳)

دریائے یردن اور گلیل کی جھیل سے مچھلی پکڑنے کے بعد اس پھاٹک پر جمع کی جاتی تھی۔ مچھلی کا کاروبار کرنے والے اس مچھلی منڈی میں جمع ہوا کرتے تھے۔ بھیڑ پھاٹک کے بعد مچھلی پھاٹک آتا ہے۔ پہلے ہم کوہ کلوری سے بہتے ہوئے خون سے دھل کر پاک صاف ہونے کا شخصی تجربہ ہوا۔ یعنی ہم خدمت کے لئے بچائے گئے ہیں۔ ہم آدم گیری کے لئے بچائے گئے ہیں۔ ہم جیتے گئے ہیں تاکہ دوسروں کو جیتیں۔ اندریاس آدم گیری میں ماہر تھا۔ اس نے سب سے پہلے اپنے سگے بھائی کو مسیح کے لئے جیتا۔ اندریاس کسی مجمع کے سامنے پیغام نہیں دے سکتا تھا۔ مگر اس نے

اپنے بھائی پطرس کو جیت لیا جو تین ہزار کے سامنے آزادی سے کلام الٰہی پیش کر سکتا تھا۔ ہر ایک وہ جو بھیڑ پھاٹک میں داخل ہوتا ہے مچھلی پھاٹک میں نہیں جاتا۔ بعض لوگ اپنی ذمہ داریوں میں اسقدر کھو جاتے ہیں کہ وہ دوسروں کو مسیح کے پاس لانے میں ناکام رہتے ہیں۔ وہ اس شاہی حکمنامہ کو بھول جاتے ہیں کہ انہیں دُنیا کے کونے کونے میں جاکر انجیل کی منادی کرنا ہے۔ انہیں اپنے ہونٹوں اور زندگیوں سے روحوں کو نجات کا پیغام دینا ہے۔

بائبل مقدس میں مچھلی کا رابطہ بہت ہی خوب ہے۔ صفنیاہ مچھلی پھاٹک پر چلایا یعنی خدا کے کلام اور پیغام کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ (۱:۱۰) کیا ہم اسی طرح چلاتے ہیں؟ پطرس نے اس وقت الٰہی پروردگاری کا بے مثال سبق سیکھا۔ جب اس نے وہ مچھلی پکڑی جس کے مُنہ میں چاندی کا سکہ تھا جوشیلے شاگرد نے کہا "میں مچھلیوں کے شکار کو جاتا ہوں" اور اس نے ۱۵۳ مچھلیاں پکڑیں جو پینتکوست کے دن کے بعد کے روحانی شکار کی مثال تھیں۔ اس وقت ۱۵۳ قسم کی مچھلیاں تھیں جس سے خدا کی عالمگیر محبت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ مچھلی جس سے خداوند نے اپنے شاگردوں کے لئے ناشتہ تیار کیا اس سے روحانی تسلی اور اطمینان کا پیغام ملتا ہے۔ ابتدائی کلیسیا کے مسیحی جب ظاہرہ طور پر اپنے آپ کو مسیحی نہیں کہہ سکتے تھے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کے درمیان چھڑی سے زمین پر مچھلی کا نشان بنانے سے ظاہر کیا کرتے تھے کہ وہ مسیح کے ماننے والے ہیں یہ خاص طور پر ان دنوں کا واقعہ ہے جب وہ پوشیدہ مقامات پر اور غاروں میں مسیح کی خاطر دُکھ جھیلا کرتے تھے۔ مچھلی سے مُراد خداوند مسیح یسُوع اور اس کی صلیب ہے۔

۳۔ پُرانا پھاٹک (۳:۶ زکریاہ ۱۴:۱۰)

کئی عالم یہ خیال کرتے ہیں کہ اس پھاٹک کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ اس پھاٹک کا تعلق سالم کے ساتھ تھا۔ کیونکہ اس کا بنانے والا ملک صدق تھا۔ اس پھاٹک کا تعلق تین اور پھاٹکوں سے بھی ہے۔

ا۔ تعلیمی پھاٹک: ۲ سلاطین ۲۲: ۱۴ خلدہ نبیہ یہاں پر رہتی اور درس و تدریس کی خدمت کیا کرتی تھی۔ یہ ایک دینی مدرسہ یا سیمنری تھی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ سننے اور

سمجھانے سے بیشتر سننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مسیح کے قدموں میں بیٹھ کر مریم جیسے شاگرد بننے کی ضرورت ہے۔

ب۔ کونے کا پھاٹک: ۲ تواریخ ۲۶: ۹۔ حاشیہ میں اس کے بارے میں یوں مرقوم ہے "اُس کا پھاٹک جو نظر آتا ہے" یہ پھاٹک کونے کے سرے کے پتھر کی یادگار ہے۔ یسوع مسیح ہر ایک کونے کے سرے کا پتھر ہے وہ اسقدر بلند و بالا ہے کہ باآسانی نظر آتا ہے کوئی شخص یسوع کو چھپا نہیں سکتا۔ وہ صاف نظر آتا ہے۔

ج۔ پہلا پھاٹک: زکریاہ ۱۴: ۱۰۔ پرانے شہر کے پھاٹک کی حیثیت سے یہ پھاٹک ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اس کا مصدر زمانہ قدیم سے ہے۔ وہ قدیم الایّام کی مانند (میکاہ ۵: ۲) ایک اس بدی کے زمانہ میں بہت سے لوگ اس پہلے پھاٹک پر انحصار نہیں کرتے۔ پرانے راستے فراموش کر دیئے گئے ہیں۔ (یرمیاہ ۶: ۱۶) لوگ ایمان کی ابتدائی باتوں کو ترک کر چکے ہیں۔ فضل کے نجات بخش پہلے پھاٹک کو اب غیر ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اب مختلف قسم کی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔ بدعتی تعالیم کو خدا کے کلام کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ انسانی تفاسیر کو اوّلیت دی جاتی ہے۔ لیکن وہ جو کلام مقدس کو مانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں انہیں اس پھاٹک کو پکڑے رہنا اور اس کی مرمت کرتے رہنا ہے۔ ہمیں اٹھنا اور مرمت کا کام کرنا ہے۔ خدا کے فضل سے ہماری کلیسیاؤں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے کبھی بھی اس پہلے پھاٹک کو ترک نہیں کیا۔ یسوع اور اس کے پیار کی پرانی کہانی اب بھی ہمارا پیغام اور ہماری امید ہے۔ یسوع کل آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ اس کا لاتبدیل کلام آج بھی روحوں کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے۔ وہ کبھی پرانا نہیں ہے وہ ہر صبح تازہ ہے۔ مناسب ہے کہ ہم اپنے ایمان کے اقرار کو تھامے رہیں اور مسیح یسوع کو قبول کئے رہیں جو پہلا ہے۔ سب باتوں میں اس کا درجہ اوّل ہے۔ وہ ہماری زندگی میں اوّلیت رکھتا ہے۔

۴۔ وادی کا پھاٹک (۳: ۱۳)

یہ چوتھا پھاٹک جو جنوں کی وادی کے سامنے کھلتا ہے۔ اس کی مرمت زنوآح کے باشندوں نے کی۔ زنوآح کا لغوی مطلب ہے شکستہ۔ خدا کے مقدسین کے تجربہ میں یہ اس شکستگی یا حلیمی کی مثال

ہے اُسکا خدا کے خادموں کے دلوں میں خدا کی خدمت کیلئے ہونا نہایت ضروری ہے۔ لہذا اوقات ہم اپنی لیاقت مقام یا درجہ اور استعداد پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ بارہا ہم نسلی غرور، لیاقتوں کے غرور، خوش رفتاری اور بانکپن کے غرور یا اسی قسم کے اور غرور کے مجرم ہوتے ہیں۔ ہم گیتوں کے ذریعے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم یسوع مسیح اپنے خداوند کے ساتھ اس وادی میں گرسکور پر اترنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن ہم روح کی شکستگی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے جس شکستگی کا نتیجہ مبارک حالی ہوتا ہے۔ زبور ۵۱: ۱۰۔ یہ وادی موت کا نشان ہے۔ زبور ۲۳: ۵۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم ہر روز بلند نظری، خود بینی، خود پرستی و تکبر کے گناہوں سے مرتے رہتے ہیں؟ اگر ہم روحانی طور پر ہر روز مرتے رہیں تو ہم بہت کچھ حاصل کریں گے۔ یسوع مسیح حلیم اور فروتن تھا۔ کیا ہم حلیمی اور فروتنی کی وادی میں زندگی بسر کر رہے ہیں؟ کیا ہم حلیمی اور فروتنی کے لباس میں ملبوس ہیں؟ جسکے بارے میں پطرس ہمیں تلقین کرتا ہے۔ ۱-پطرس ۵: ۶-

۵-کوڑا پھاٹک (۳: ۱۴)

کسی عالم نے کہا ہے کہ اس دروازے کے باہر گلیوں اور بازاروں میں جمع شدہ کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر لگے رہتے تھے۔ وہ شہر کی تمام گندگی اس دروازے سے باہر لے جاکر اسے جلا دیا کرتے تھے۔ (۳: ۱۴)

یہ پھاٹک مسیح کی خاطر رد کئے جانے، ستائے جانے اور لعنت ملامت کی علامت یا نشان ہے۔ (نوحہ ۳: ۴۵) جب نحمیاہ اس پھاٹک میں سے گذرا تو اس کو حقیر جانا گیا اور اسے ٹھٹھوں میں اڑایا گیا ۲: ۱۹۔ پولس کوڑے کے پھاٹک میں سے گذرا تو دنیا کے کوڑے اور سب چیزوں کی جھڑن سمجھا گیا۔ اکرنتھیوں ۴: ۱۳۔ اس کی نگاہ میں دنیا کی بہترین چیزیں کوڑا کرکٹ کے برابر تھیں۔

یسوع مسیح اس رد کرنے والے پھاٹک کے سامنے جھکا۔ اس کے منہ پر تھوکا گیا۔ اس کو حقیر و مردود سمجھا گیا۔ وہ مرد غمناک بن گیا۔ وہ ہر ایک قسم کی باعث شرم باتوں کا نشانہ بنا۔ اس قسم کی ملامت نے اس کا دل توڑ دیا۔ مارٹن لوتھر متی ۵: ۱۰-۱۲ پر تفسیر کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے۔ وہ اپنے سامنے ایک تصویر دیکھتا ہے کہ خداوند کے شاگرد آسمان کے

پھاٹکوں پر پہنچ کر اپنے خداوند اور اُستاد سے ملاقات کرتے ہیں۔ خداوند ہر ایک سے سوال پوچھتا ہے۔ کیا تم دُنیا کی نگاہ میں لعنتی تھے جس طرح بنای عالم سے لے کر میرا ہر ایک ایماندار بندہ اور بندی لعنتی سمجھے گئے؟ آج اگر یہ سوال ہم سے پوچھا جائے تو ہمارا کیا جواب ہوگا؟ وہ جو کوڑے کے پھاٹک کی ساری ملامت کو برداشت کرتے اور تمام دکھوں کو جھیلتے ہیں ان کا اجر بہت بڑا ہے۔

۶۔ چشمہ پھاٹک ۳: ۱۵

شیلوخ کے حوض کے نزدیک یہ پھاٹک چشمہ پھاٹک یا "کنواری کا پھاٹک" کہلاتا ہے۔ یہ کوڑے پھاٹک کے بعد آتا ہے۔ روحانی تجربہ میں بالکل یہی ترتیب ہے "تو نے مجھے بچا لیا پاک صاف کیا اور معمور کر دیا"۔

یہ ہمیشہ چھلکتا ہوا حوض ایمانداروں میں اور ایمانداروں کے وسیلہ سے پاک روح کی خدمت کی مثال ہے (یوحنا ۷: ۳۷ - ۳۹) ایمانداروں کے اندر سے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو کر چھلکتی ہیں اور اپنے اردگرد بلکہ چاروں طرف سوکھی، خشک ویران، بے آباد اور بنجر جگہوں کو سیراب کر دیتی ہیں۔ جب ہم پاک صاف ہو جاتے ہیں اور مسیح کے ساتھ اس کی ملامت میں ایک ہو جاتے ہیں تو پاک روح بلا روک ٹوک ہم میں کثرت کے ساتھ کام کرتا بلکہ چھلکتا ہے۔ چشمہ پھاٹک قبر کے نزدیک تھا۔ جو ایک حقیقی مثال ہے۔ ان دونوں میں ایک عجیب قسم کی مطابقت پائی جاتی ہے۔ کلوری اور پنتیکوست آپس میں ملحق اور متعلق ہیں۔ ہم دنیا کی طرف سے مر کر خدا کی طرف سے دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور ہماری زندگیاں خوبصورت جاذب اور دلکش بن جاتی ہیں جس زندگی میں پاک روح معموری اور بھرپوری کے ساتھ کام کرتا ہے اور صرف وہی زندگی روحانی بحالی اور تازگی کا وسیلہ اور ذریعہ بن جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے "ہم پنتیکوست سیکھ نہیں سکتے۔ اگر ہم کلوری سیکھنے کو تیار نہیں ہوتے" چٹان جس پر مارا گیا اس میں سے پانی بہہ نکلا۔ (خروج ۱۷: ۱ - ۶) اس کا ذکر یوحنا کے پہلے خط میں بھی ہے۔ صلیب کے بعد تاج حاصل ہوتا ہے۔ دکھوں کے بعد آرام حاصل ہوتا ہے۔ روح سے معمور زندگی ہر ایک مُردہ روح میں زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ روح کے قبضہ میں آئی ہوئی زندگی جہاں کہیں بھی جائے زندگی

کی بہار پیدا کر دیتی ہے کیا چشمہ پھاٹک آپ کی زندگی اور خدمت میں کارفرما ہے؟

۷۔ پانی پھاٹک (۳ : ۲۶)

دیوار کے اس حصہ میں سے ہیکل کا فالتو اور فاضل پانی باہر جاتا تھا اور غالباً یہ پانی اردگرد کے کھیتوں کو سیراب کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔ پانی صفائی اور خدا کے کلام کی قوت آبپاشی کرنے کی مثال ہے۔ (یوحنا ۳ : ۵ ؛ ۱۵ : ۳ ؛ افسیوں ۵ : ۲۶) خداوند نے اپنے شاگردوں کے بارے میں یہ کہا "اب تم اُس کلام کے وسیلہ سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو"۔ زبور نویس بھی کلام کی دھونے اور پاک صاف کرنے والی قوت کے حق میں گواہی دیتا ہے۔ (زبور ۱۱۹ : ۹)۔ خداوند کی تعریف ہو کیونکہ اس پھاٹک کو مرمت کی کوئی ضرورت و حاجت نہیں ہے۔ غیر فانی لاتبدیل اور لاخطا کلام کو اس قسم کی مرمت یا ترمیم کی احتیاج نہیں ہے۔ کلام نہ ہی ٹوٹ سکتا ہے نہ برباد ہو سکتا ہے۔ جدید خیالات کے حامی سمجھتے ہیں کہ پانی پھاٹک کی مرمت اور تجدید کی ضرورت ہے اور وہ اس پر پیوند لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن خداوند کا کلام اپنی کاملیت کے سبب دوسروں کی تجدید اور شکستہ روحوں میں زندگی پیدا کر سکتا ہے۔ (زبور ۱۹ : ۷) "خداوند کی شریعت کامل ہے وہ جان کو بحال کرتی ہے ..." اگر خداوند کا کلام کامل نہ ہوتا تو وہ ایک روح کو بھی تبدیل نہ کر سکتا۔ روح سے ہر ایک نوزادہ بچہ اس امر کی شہادت ہے کہ خدا کا کلام سچا اور برحق ہے۔ اور خدا کا کلام صحیفۂ آسمانی اور الہامی ہے۔ خدا کا کلام پاک روح کے وسیلہ سے انسانوں تک پہنچا۔ چونکہ یہ خدا کا کلام ہے اسلئے وہ نہ صرف لاتبدیل ہے بلکہ وہ لاثانی بھی ہے۔

۸۔ گھوڑا پھاٹک (۳ : ۲۸)

مشرقی دیوار کے اس خاص پھاٹک میں سے شہر کے اندر گھوڑے داخل ہوا کرتے تھے نحمیاہ کے زمانہ میں گھوڑے جنگ و جدل کے لئے استعمال ہوا کرتے تھے۔ یرمیاہ ۸ : ۶ "جس طرح گھوڑا لڑائی میں سرپٹ دوڑتا ہے ..." اب ہم ایماندار کی لڑائی اور جنگ پر غور کریں۔ چونکہ ہم برائی اور ابلیس کی دنیا میں سکونت پذیر ہیں اور زندگی جنگ و جدل اور کشمکش

کا دوسرا نام ہے اور یہ کشمکش اور لڑائی روز بروز سخت اور شدید ہوتی جا رہی ہے۔ اسلئے مسیح یسوع کے اچھے سپاہیوں کی حیثیت سے ہمیں مضبوط اور دلیر ہونا ہے۔ سب سے بڑی بات جو ہمیں سیکھنا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں فتح کی طرف نہیں بلکہ فتح پر فتح حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنا ہے۔ اپنی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث خداوند یسوع مسیح نے اپنے مقدسین کے لئے جلالی فتح حاصل کی۔ اگر خداوند کے مقدسین ہر روز فتح سے بڑھ کر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس فتح کو اپنانا ہوگا۔

اب وہ برّہ کے خون سے دشمن پر غالب آتے ہیں۔ (مکاشفہ ۱۲ : ۱۳) شاید حکومتوں اور اختیاروں کو دیکھ کر ہم گھبرا جائیں لیکن مسیح کی فتح پر یقین رکھ کر ہم فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل کریں گے۔ (رومیوں ۸ : ۳۷) اگر ہم تمام دشمنوں پر طاقتوں پر اور ابلیس کی قوتوں پر غالب آ جائیں تو ہم ان سب کو مسیح مغلوب کا حلقہ بگوش بنا دیں۔ جب مسیح نے چلّا کر کہا "تمام ہوا" تو اُس نے نہ صرف آدمیوں کے لئے کامل نجات حاصل کی بلکہ جہنم کی تمام قوتوں پر کامل فتح اور غلبہ حاصل کیا۔

۹۔ مشرقی پھاٹک (۳ : ۲۹)

اس پھاٹک کی وجہ تسمیہ اس پھاٹک کا محل وقوع تھا۔ یہ پھاٹک ہیکل کے مشرق میں واقع تھا۔ چڑھتے ہوئے سورج کی طرف اس کا رُخ تھا۔ (حزقی ایل ۴۳ : ۱، ۲) "۔۔۔ خدا کا جلال مشرق کی طرف سے آیا۔۔۔" ایماندار کیلئے مشرقی پھاٹک خداوند کے جلال کے ساتھ آنے کا نشان ہے۔ اس سے یہ مُراد ہے کہ مشرق کا اندھیرا دور ہونے کو ہے آفتابِ صداقت طلوع ہونے کو ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہمارے رُخ طلوعِ آفتاب کی طرف ہیں؟ کیا ہم مشرقی پھاٹک پر زندگی بسر کر رہے ہیں؟ اس پھاٹک میں سے گذر کر ہم خداوند کے شہر میں پہنچیں گے۔

بعض مُصنفین اس کو خوبصورت دروازہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کا ذکر اعمال کے تیسرے باب میں بھی ہے۔ یعنی جہاں لنگڑا بھکاری بیٹھ کر بھیک مانگا کرتا تھا۔ یہ مشرقی پھاٹک

ہی تھا پیتل کے بنے ہوئے اس مضبوط پھاٹک کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کو بند کرنے کیلئے بیس آدمی درکار ہوا کرتے تھے۔ ہم یقین محکم کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایماندار کے لئے مشرقی پھاٹک بہت ہی بیش قیمت ہے۔ یہاں سے گذر کر وہ خدا کی حضوری میں پہنچے گا جہاں اس کی امیدوں کا سورج طلوع ہو گا۔

۱۰۔ قید خانے کا پھاٹک (پہرے والوں کا پھاٹک) ۱۲: ۳۹

بعض تراجم میں اسے پہرے والوں کا پھاٹک بھی کہا گیا ہے۔ (۳: ۲۵ ز ۱۲: ۳۹ ز ۲ سلاطین ۱۱: ۶) خیال کیا جاتا ہے کہ کچہری اور قید خانہ اس پھاٹک پر ہی تھے۔ قیدیوں کو اس پھاٹک ہی میں سے گذارا جاتا تھا۔ ایک لحاظ سے ہم سب قیدی ہیں۔ تبدیل ہو کر بھی ہم موت کے اس بدن میں محدود کر دیئے جاتے ہیں۔ ہم امید کے قیدی اور پابند ہیں۔ وہ لوگ جو دکھ درد اور تکلیف کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ کیسی بڑی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ لیکن صد حیف! ہم میں سے کئی ایک اور لحاظ سے بھی قیدی ہیں۔ گناہ جسم، شہوت پرستی، تعصب، خود پرستی، خود بینی، تکبر اور رسم پرستی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ وہ اس آزادی میں خوش نہیں ہیں جس کے لئے مسیح نے ان کو بلایا ہے۔ وہ غلامی کے جوئے میں بندھے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود مسیح تمام اسیروں کو رہائی دینے کے قابل ہے۔ (یوحنا ۸: ۳۲ - ۳۶) "لیکن اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے تو تم واقعی آزاد ہو گے۔

ممکن ہے کسی کے پاس زندگی تو ہو لیکن آزادی نہ ہو۔ لعزر کے پاس آزادی اور زندگی دونوں تھیں۔ مسیح نے اُسے زندگی دی اور یہ کہہ کر آزادی بھی بخشی "اُسے کھول کر جانے دو" (یوحنا ۱۱: ۴۴) خداوند تو مجھے اپنا اسیر بنا لے - اور میں آزاد ہوں گا۔ مجھے مجبور کر کہ میں اپنی تلوار تیرے سپرد کروں اور تب میں فتحمند ہوں گا۔"

۱۱۔ افرائیمی پھاٹک (۸: ۱۶ ز ۱۲: ۳۹)

یہ شمالی پھاٹک بنیامین کا پھاٹک بھی کہلاتا تھا۔ (یرمیاہ ۳۷: ۱۳) دراصل یہ یوسف

کے بیٹے کے نام پر تھا یعنی افرائیم کے نام پر۔ افرائیم کے نام کا لغوی مطلب ہے "دوگنا پھل" خدا نے یوسف کی بھلائی کی خاطر اُسے یہ لڑکا بخشا۔ (پیدائش ۴۱: ۵۲) "خدا نے مجھے میری مصیبت کے ملک میں پھلدار کیا" دکھ اور سکھ ہر دو خدا کے جلال کے لیئے پھل پیدا کر سکتے ہیں۔ افرائیمی پھاٹک کی ترتیب قید خانے کے پھاٹک کے بعد درست ترتیب ہے۔ اگر ہم گناہ اور خودی کے قید خانہ سے مکمل طور پر چھوٹ جائیں یا آزاد ہو جائیں تو ہم دوگنا پھل پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم شک غرور اور خوف کی زنجیروں میں جکڑے رہیں تو کسطرح پھل یا بہت سا پھل لا سکتے ہیں؟

سوال :- خدا کے افرائیم بننے سے کیا مُراد ہے؟ افرائیم یا دوگنا پھل سے یہ مُراد ہے کہ زندگی میں پاکیزگی کا پھل ہوگا اور خدمت میں روحوں کا پھل۔ ایک قسم کے پھل کا انحصار دوسری قسم کے پھل پر ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اپنی محنت یا کوشش سے یہ پھل حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم پھل پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم ہی میں پھل پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ پھل ہمارا نہیں پاک روح کا پھل ہے۔ یہ دوگنا پھل تقلید کا نتیجہ نہیں ہے۔ یہ پھل کا اظہار ہے۔ یہ اس کی طرف سے ہے جو ہم میں اور ہمارے اندر سکونت پذیر ہے۔

۱۲۔ ہمفقاد کا پھاٹک (۳۱:۳)

متعدد علماء کا یہ کہنا ہے کہ یہ پھاٹک ہیکل کے شمال مشرقی کونے پر واقع تھا۔ یہ پھاٹک اندراج کا پھاٹک یا رجسٹری پھاٹک بھی کہلاتا تھا۔ یہ پھاٹک ملاقاتوں کے لیئے اور مجالس کے انعقاد کیلیئے مقرر تھا۔ غالباً یہی وہ پھاٹک تھا جہاں پر قاضی اور منصف بیٹھ کر مقدمات سنتے، ان کی سماعت کرتے اور تمام تصفیوں اور جھگڑوں کا تصفیہ کیا کرتے تھے۔ ایماندار کے لیئے یہ پھاٹک مسیح کا تختِ عدالت ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ایمانداروں کے تمام غم مٹائے جائیں گے۔ سب کی آنکھوں سے آنسو پونچھے جائیں گے۔ خداوند کا شکر ہے کہ ہمارا خداوند عدالت کرنے والا خدا بھی ہے۔ ایماندار اس کے ساتھ مل کر دُنیا کی عدالت کرینگے بے ایمانوں اور گھمنڈ نے لوگوں کی عدالت ہوگی۔ یہ ایک عظیم دن ہوگا۔ جس کا ہم اُمید کے ساتھ انتظار کر سکتے ہیں۔

مرت کے کام میں یہاں پر دو گروہوں کا بڑی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ سنار اور سوداگر۔ مسیح خداوند نے اپنے آپ کو استاد کی حیثیت سے پیش کیا۔ اُس نے اپنے آپ کو سوداگر کی حیثیت سے بھی پیش کیا۔ اُس نے کہا "... مجھ سے آگ میں تپایا ہُوا سونا خرید لے تا کہ دولتمند ہو جائے اور سفید پوشاک لے تاکہ تو اُسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اٹھائے اور آنکھوں میں لگانے کے لئے سرمہ لے تاکہ تو بینا ہو جائے۔" (مکاشفہ ۳:۱۸)۔ اگر ہم اُسے اس کے اس کردار میں شخصی طور پر جانتے ہیں۔ پھر ہمیں اس سے ہمعقاد کے پھاٹک پر ملاقات کرنے میں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمیں نئی پیدائش کا شخصی طور پر تجربہ ہے، اگر ہم شخصی طور پر اسے جانتے ہیں، روز بروز اس کے ساتھ چلتے ہیں، پاک روح سے ہماری زندگیاں معمور و بھرپور ہیں اور اگر اس دُنیا میں ہم صرف اس ہی کی مرضی کو پورا کرتے ہیں، پھر عدالت کا کوئی خوف نہیں ہے۔

نحمیاہ نے جہاں سے شروع کیا تھا وہاں اپنا چکر ختم کیا۔ یعنی اس نے بھیڑ پھاٹک سے شروع کیا تھا۔ یسوع جو بھیڑ کی طرح ذبح ہونے کے لئے جایا گیا۔ وہ تمام چیزوں کا محور اور مرکز ہے۔ اس کی صلیب زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

نصف کے یہ پھاٹک جو تعداد میں بارہ ہیں حکومت اختیار اور طاقت کی کاملیت کی علامت یا نشانی ہیں۔ بارہ پھاٹک اس کے پھاٹک ہیں۔ اگر ہم صبر اور حمد و ثنا کے ساتھ ان پھاٹکوں میں داخل ہوں تو اُسے دیکھیں گے جس کے کندھوں پر سلطنت ہے۔ جب موتیوں اور جواہرات سے لدے ہوئے وہ آسمانی پھاٹک کے دروازے کھلیں گے تو خدا کے حضور ہم کمال شان اور عزت کے ساتھ داخل ہوں گے